نمبر [illegible] ۲۳

(۳)

۸۰/۱۵.۱۶

الاستفتاء:

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام درج ذیل مسائل کے بارے میں

ایک آدمی کی شادی ہوئی اسکے بعد بلاوجہ عدالت میں تنسیخ نکاح کا دعویٰ کرتی ہے اور عدالت اسکے حق میں ڈگری یا دے کرتی ہے کیا عدالت کی ڈگری کی وجہ سے وہ دوسری شادی کرسکتی ہے یا نہیں کیا بغیر خلع کے عورت مرد سے جان چھڑا سکتی ہے یا نہیں اور خاوند کی عدم موجودگی میں جج کی دی ہوئی طلاق، طلاق شمار ہوگی یا نہیں۔

والدین کا اپنے بچوں میں سے کسی بچے کو میراث سے عاق کرنا بغیر کسی وجہ کے شرعی طور پر اسکی کیا حیثیت ہے کیا عاق کرسکتے ہیں یا نہیں؟

بینوا توجروا

المستفتی
محمد یونس کشمیری
مظفرآباد
۷/۲/۲۰۱۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب حامداً ومصلیاً

آپ "تنسیخ نکاح کے بارے میں عدالتی کاروائی کے مکمل کاغذات بھیج دیں اور یہی سوال مندرجہ ذیل باتوں کی وضاحت سمیت" دوبارہ بھیجیں۔

الف۔ عدالت نے تنسیخ نکاح کیلئے کس وجہ کو بنیاد بنایا ہے؟

ب۔ خاوند کی عدم موجودگی میں جج کی دی گئی طلاق کے مسئلہ میں عدالت کی

Scanned by CamScanner

طرف سے، خاوند کو نوٹس پہنچا یا نہیں؟ اگر پہنچا تو اس کی نقل بھی ارسال کریں۔ نیز نوٹس ملنے یا نہ ملنے، دونوں صورتوں میں، خاوند کی عدالت میں عدم موجودگی کی کیا وجہ ہے؟

(۲) حق میراث، ورثاء کے لیے، اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر ہے۔ اس لیے کسی بھی وجہ سے، کسی انسان کو اس کے حق سے محروم کرنے کا اختیار کسی انسان کے پاس نہیں ہے۔ لہٰذا کسی انسان کا اپنی اولاد کو عاق کرنا، چاہے کسی وجہ سے ہو یا بلاوجہ ہو، شرعاً معتبر نہیں ہوگا، وہ مورث کے فوت ہو جانے کے بعد، شریعت کی طرف سے، اپنے طے شدہ حصے کا مالک ہوگا۔ کسی کو نقصان پہنچانے کی نیت سے ایسی وصیت کرنے والے پر قرآن واحادیث میں بے شمار وعیدیں وارد ہوئیں ہیں۔ اس لیے ایسے کسی اقدام سے پرہیز لازم ہے۔

البتہ اگر اولاد، دین سے دور ہو اور مورث کو قوی اندیشہ ہو کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے مال کو برائی کے کاموں میں صرف کیا جائیگا۔ تو مورث کو اپنی زندگی میں ہی اپنا مال خیر کے کاموں میں صرف کر دینا بہتر ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: ﴿ولكم نصف ما ترك أزواجكم إن لم يكن لهن ولد .... من بعد وصية يوصى بها أو دين غير مضار ج وصية من الله ط والله عليم حليم﴾ النساء ۴/۱۲

وفي احكام القرآن للقرطبي: والمعنى: غير مضار ذي وصية، غير مضار بها ورثته في ميراثهم.

(سورة النساء: الجزء الخامس ص ۶۱ دار الاحياء التراث العربي)

ان ابا هريرة حدثه، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ان الرجل ليعمل او المرأة بطاعة الله ستين سنة، ثم يحضرهما الموت فيضاران في الوصية، فتجب لهما النار". قال: وقرأ علي ابو هريرة من ههنا ﴿من بعد وصية يوصى بها أو دين غير مضار﴾ حتى بلغ ﴿ذلك الفوز العظيم﴾

(سنن ابو داؤد: باب كراهية الإضرار في الوصية، ۲/۱۵۶، دار احياء التراث العربي)

وفي بذل المجهود: تحت قوله (ثم يحضرهما الموت فيضاران) من المضارة وهي ايصال الضرر بالحرمان لما يعد في الشرع نقصانا الى لبعض من يستحق لولا هذه الوصية

(كتاب الوصية: باب ما جاء في كراهية الاضرار في الوصية، ۵/ ۹۵، امداديه ملتان)

جامعہ فاروقیہ ... دار الافتاء

Scanned by CamScanner

عن شرحبيل بن مسلم، سمعت أبا أمامة، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إن الله تعالى قد أعطى كل ذي حق حقه، فلا وصية لوارث.

(سنن أبي داود، باب ما جاء في الوصية للوارث: ٣/ ١٥٦، دار احياء التراث العربي)

وفي الدر: (ولا يحرم ستة) من الورثة (بحال) البتة (الأب، والابن.....الخ)

(كتاب الفرائض، مطلب في الكلام على حديث.....الخ ١٠/ ٥٥٩، دار المعرفة، بيروت)

"الارث جبري لا يسقط بالاسقاط"

(الدر مع الرد، كتاب الدعوى، مطلب واقعة الفتوى، ١١/ ٦٤٤، دار المعرفة، بيروت)

وفي حاشية ابن عابدين: لأن الحق إما للميت أو عليه أولا ولا..... والثالث إما اختياري وهو الوصية أو اضطراري وهو الميراث، وسمي فرائض لأن الله تعالى قسمه بنفسه وأوضحه وضوح النهار بشمسه وقوله: (بنفسه) أي لم يفوض تقديره إلى ملك مقرب ولا نبي مرسل.

(كتاب الفرائض: ١٠/ ٥٢٦، مكتبه رشيديه، كوئٹه)

وفي الخلاصة: ولو كان ولده فاسقا فأراد أن يصرف ماله إلى وجوه الخير ويحرمه عن الميراث هذا خير من تركه اهـ أي: للولد.

(الدر مع الرد، كتاب الهبة: ١٢/ ٥٢٨، مكتبه حقانيه، پشاور)

(وكذا في العالمگيريه - الباب السادس في الهبة للصغير: ٤/ ٣٩١ رشيديه). فقط.

والله أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسکوی

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

٢٢/ ٢/ ١٤٣٠هـ

الجواب صحيح

[illegible]

٢٣/ ٢/ ١٤٣٠هـ

جامعة فاروقية

دار الإفتاء

الجواب صحيح

محمد يوسف أفغاني

٢٣/ ٢/ ٣٠هـ

Scanned by CamScanner